اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۳۱ | مطبوعہ یکم - اگست ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ یکم - اگست ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

رسالہ رہبر اسلام میں ایک محمدی صاحب نے تحریر فرمایا تھا کہ "جو لوگ زبان عربی کو سمجھ نہیں سکتے انکو نماز بھی اُردو زبان میں پڑھنی چاہیے کیونکہ عربی زبان میں نماز پڑھنے سے ادا نہیں ہو سکتی"۔ اسپر اکثر مسلمانوں نے بہت کچھ مختلف رائیں ظاہر کی ہیں چنانچہ اخبار آفتاب پنجاب لاہور مطبوعہ ۲۴ جون ۱۸۸۹ء میں ایک آرٹیکل اسی بات کے رد میں شائع ہوا ہی - اسکے راقم منشی محمد لطیف سکون ہنگون ضلع کوہاٹ نے جو دلیلیں دی ہیں - بالکل اس مضمون سے تعلق ہی کچھ نہیں رکھتیں - خیر دونوں فریق مسلمان ہیں اور اُمید ہو کہ وے آپس میں اس امر میں بحث کرکے فیصلہ کرینگے - لیکن معلوم ہوتا ہو کہ مصنف رہبر اسلام کی رائے بہت سے مسلمانوں کی زبردست رائوں کے سامنے کچھ وقعت نہ رکھیگی مگر اگر انصاف کوئی چیز ہو تو درحقیقت مصنف صاحب کا فرمان درست ہو - خیال کا مقام ہو کہ جب زبان عربی میں نماز پڑھی جاتی ہو تو نماز کنندہ کو جو اُس زبان سے واقفیت نہیں رکھتا یا کم واقفیت رکھتا ہو کیا معلوم ہو کہ میں درگاہ کبریائی میں کیا عرض کر رہا ہوں اور اُسکی روح کونسی نعمتوں کی آرزومند ہوکر سجدہ میں سر جھکا رہی ہو - سواب تو یوں ہی ہو کہ عام فہم زبان میں دعا کی جاوے اور امام اور مقتدی سب اپنی زبان میں خدا کی ستائش و تعریف کریں - نہ کہ کسی غیر زبان میں جسکو نمازیوں میں سے شاید ۱۰۰ میں سے ۲ باہم بخوبی سمجھتے ہوں اور باقی حسب دستور ایک فرض سمجھکر بلا سمجھے اور جانے سجدہ کو جھکیں۔ ایسا ہی ہمارے ہندو صاحبان بھی کرتے ہیں - صرف سنسکرت بولی میں کچھ پڑھتے ہیں جسکو بہت کم لوگ سمجھ سکتے ہیں یہہ ہی سبب ہو کہ لوگ اپنے مذاہب سے بہت کم واقف ہوتے ہیں - لیکن اگر انکی عبادت انکی اپنی زبان میں ہو تو وہ اُسکے حسن و قبح سے واقف بھی ہوں اور بخوبی جان لیں کہ اُن کے مذہب نے کیا کیا اصول ہیں - دیکھو بائبل کا ترجمہ اس لئے دنیا کی تمام زبانوں میں ہوتا جاتا ہی اور ابتک کئی سو زبان میں ہو چکا ہو اور تمام ملکوں میں جہاں جہاں کوئی مسیحی مذہب کو اختیار کرتا ہو اپنی اپنی زبان میں خدا کے کلام کو پڑھتا اور دعا کرتا ہو - جیسے حبشی اپنی زبان میں - جاپانی اپنی زبان میں - سیامی اپنی زبان میں - پنجابی اپنی زبان میں - چینی اپنی زبان میں - افغانی اپنی زبان میں - علی ہذالقیاس اور اسی سبب سے بائبل کی تعلیم عام جہان میں پھیلتی جاتی ہو ÷

لنڈن میں "انگلو انڈین ٹیمپرنس اسوسیئیشن" نامے ایک سوسائٹی قائم ہوئی ہو جسنے ایک اخبار بنام "آبکاری" درباب انسداد شراب خوری جاری کیا ہو اُسکا تیسرا نمبر مسٹر ڈبلیو ایس کین صاحب سکرٹری سوسائٹی ہذا نے ہمارے پاس بھیجا ہو - اس میں کئی ایک عمدہ مضامین درج ہیں - اگرچہ اُسکا نام آبکاری ہو لیکن اُسکا کام شراب کو اس ملک سے دور کرنا اور خالص پانی پینے کی ہدایت کرنا ہو - اس اخبار کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ بہت جگہ میں انسداد

ریمارک

رسالہ اعمال آریہ پتر

یہہ بات کچھہ پوشیدہ نہیں کہ چند ماہ سے پہلے سکھ صاحبان آریوں کے ساتھہ بڑا میل دھاپ اور سوخ رکھتے تھے اور آپسمیں ہر ایک امر میں ایک صلاح اور ایک مشورہ تھے - لیکن جب سے کہ ان حضرات نے اُنکے گوروں کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا ہی اُسوقت سے سکھوں نے بھی اُنکا ساتھہ چھوڑ دیا اور اُن کی مخالفت میں قلم اُٹھائی ہو پہلے سوانح عمری* دیانند سرسوتی لکھہ چکے ہیں اور اب اُنکی یہہ تصنیف ہی غرضکہ سکھوں نے اب بیڑا اُٹھایا ہی اور اُنکے مذہب کے زندہ کرنے والے پنڈت دیانند صاحب متوفی کی اور اُنکے اعمال کی خوب قلعی کھول رہے ہیں - اور اگر پہلے آریا صاحبان ایسا نہ کرتے تو اُمید ہی کہ سکھ صاحبان بھی اُنکے برخلاف قلم نہ اُٹھاتے - کیونکہ اس رسالہ کے ٹیٹل پیج پر ایک فقرہ انگریزی میں یوں لکھا ہی Do unto others as you would that others should do unto you. ترجمہ دوسروں سے ایسا سلوک کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ وے تم سے کریں -

اگرچہ یہہ انگریزی میں انجیل کی عبارت تو نہیں لیکن اسکا مطلب وہی ہی جو خداوند یسوع مسیح نے اپنے پہاڑی واعظ میں کیا تھا مصنف نے اسکو لکھنے میں یہہ بات جتائی ہی کہ چونکہ آریوں نے اُنکے گوروؤں کی مذمت کی ہی اسلئے اب سکھ صاحبان اپنی باری لیکر اُنکے مذہب کی چھانبین دکھلاوینگے +

ہمارے پاس یہہ رسالہ ریویو کے واسطے بھیجا گیا تھا اسلئے ہم شکرگذاری کے ساتھہ رسید دیتے ہیں اور ایک سرسری نظر ڈالکر یہہ مختصر سا ریمارک لکھہ دیتے ہیں +

اس تمام جھگڑے کی بنیاد دراصل پنڈت دیانند صاحب ہی ہیں کیونکہ اُنہوں نے ستیارتھہ پرکاش نامے ایک کتاب میں سکھوں کے گرو کی شان میں چند کلمے غیرواجب لکھے تھے جن سے سکھوں کے دل دُکھہ گئے تھے - گو کہ دیانند سرسوتی صاحب نے پنجاب میں لکچر دیتے وقت اکثر اوقات سکھوں کے گوروں کی بہت کچھہ تعریف کی تھی مگر باطن میں اُنکو اچھا نہیں جانتے تھے اسلئے ایک وقت اُنکے دل کا خیال ستیارتھہ پرکاش میں ظاہر ہو ہی گیا - اور طرفہ ماجرا یہہ کہ جو چال پنڈت صاحب موصوف چلے تھے وہی اُنکے چیلے بھی چلے اُنہوں نے بھی ظاہر و باطن کچھہ اور دکھلایا اور اُسوقت جب اس تحریر پر سکھہ لوگ ناراض ہوگئے تو آریوں نے حکمت عملی سے اُسکو پنڈت صاحب کی غلطی کہکر سکھوں کی دلجوئی کرلی - اور اس لئے سکھ صاحبان نے جو سیدھے تھے اُنکا ساتھہ نہ چھوڑا - اور اُن آریوں نے جو معزز ممبر سماجوں کے تھے خالصہ پنتھہ کی رنجیدگی کو حکمت سے فرو کیا - اور رسالہ دو بارہ کا شک میں بہت کچھہ سکھوں کی دلداری کی گئی - اور ایک تحریر لالہ اموک رام منصف گوجرخان نے ایڈیٹر خالصہ گزٹ لاہور کو بھیجی تھی جو ۱۳ ستمبر کے پرچے خالصہ گزٹ میں شائع ہو چکی ہی لیکن افسوس کہ آریا صاحبان اپنے وعدہ پر قائم نہ رہے بلکہ اپنے پیشوا کی سی چال چلے اور سکھوں کے گوروں کی مذمت پر اُنہوں نے بھی کمر باندھی ہی - اس رسالہ میں شروع سے ۴ صفحوں تک یہہ ہی سب حال درج ہی اور پھر ۸ صفحہ میں اسبات کا ذکر ہی کہ سکھوں نے آریوں کے پیشوا کی تمام تحریر کو فراموش کردیا جو اُنکے برخلاف لکھی تھی اور آپس میں پھر بہایانہ میل واتحاد قائم ہوگیا کہ لاہور سماج کے سالانہ جلسوں میں آسا کی وار اور سکھوں کے گوروں کے اور شبد گائے جانے لگے - مگر یہہ حال ایسا ندرہا بلکہ جب سکھ صاحبان کی بدولت سماج اور کالج مستقل طور پر قائم کرلئے - تو وہ اگلی کایا پلٹ ڈالی اور کتاب ستیارتھہ پرکاش کی دوسری جلد میں صاف کھلے طور سے سکھوں کے گوروں کی اور بھی آگے سے بڑھکر توہین کی گئی - اور آریوں کے وہ تمام وعدے کہ پھر ایسی حرکت نہ ہوگی جاتے رہے اس رسالہ کے ۸ صفحہ میں آریا سماج کے اُس جلسے کا ذکر لکھا ہی جو ۲۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو اتوار کے دن ہوا تھا اور ذکر کیا ہی کہ اُس جلسے میں جسمیں دو ہزار آدمی جمع تھے نانک صاحب کی بُری طرح سے توہین کی افسوس ہی کہ دیانندیوں نے سکھوں کے ساتھہ ایسا سلوک کیا جو صاف طور سے اُنکی ٹیڑھی چال اور مطلب براری کو ظاہر کرتا ہی - اور افسوس کہ پھر اپنے سچے دھرم کے پیرو ہونیکا دعوی کرتے ہیں - جبکہ سکھوں نے آریاں کی یہہ چالبازیاں دیکھیں تو متفق ہوکر ۲ دسمبر ۱۸۸۹ء کو گوردوارہ باؤلی صاحب واقعہ ڈبی بازار میں ایک عام جلسہ کیا جسمیں صاحبان مندرجہ حاشیہ نے یکے بعد دیگرے لکچر سنائے جنکا خلاصہ صفحہ ۵ سے ۷ تک درج ہی - جنمیں آریوں کی بہت کچھہ قلعی کھولی گئی ہی جس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ اول تو یہہ آریہ بھائی بڑی حکمت سے مطلب براری کیواسطے خوب سے رہے اور کبھی کسی سکھوں کے پیشوا کو بُرا نہ کہا

- بابو جواہر سنگھ صاحب
- بھائی اتر سنگھ صاحب
- بھائی نرائن سنگھ صاحب
- لالہ ٹھاکر پرشاد صاحب
- بھائی دت سنگھ گیانی
- ڈاکٹر نرائن سنگھ صاحب

لیکن بعد اُسکے ایک دم میں ایسے مخالف بن گئے کہ ناجائز طور پر اُن کے بزرگوں کو سخت کلمے تحریر کرنے لگے - بہتر ہوتا کہ ہم ان صاحبان کی تحریرات میں سے کچھہ اقتباس کرتے مگر افسوس کہ ہم بہ سبب خوف طول کے ایسا نہیں کرسکتے - مگر اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ ان سب تحریروں سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ آریوں نے بڑی زبردستی اور سخت تعصب سے جو اُنکی ذات میں اول درجے کا ہی سکھوں کے بزرگوں کو بُری طرح بےعزت کیا ہی اور علانیہ اُنکو "بدیا ہین" یعنے مجہول "دمبھی" یعنے مکار "ابھمانی" یعنے مغرور اور "پرتشٹھا ابھلاشی" یعنے عزت کا خواہاں وغیرہ وغیرہ کہا ہی - ہماری دانست میں آریوں کی یہہ کارروائی درحقیقت بہت بُری ہی - اگر وہ سکھ مذہب کو راست نہیں پاتے تو اُنکو اسطرح پر ذکر کرنا چاہئے بلکہ شائستگی کے ساتھہ باد لائل ثابت کرنا چاہئے اور نہ کہ اسطرح سے جو ایک صحیح طور سے احاطہ تہذیب سے باہر جاتا ہی +

آخرکار اس جلسہ میں ایک رزولیوشن پاس ہوا جسکا مطلب یہہ ہی کہ چونکہ آریہ سماج لاہور نے اپنے گیارھویں جلسہ منعقدہ ۲۵ نومبر ۱۸۸۹ء کو سکھوں کے گوروصاحبان کی توہین کی ہی اسلئے یہہ جلسہ اُنکی اس کارروائی پر رنجیدگی ظاہر کرتا ہی +

اس رسالہ کے ۱۴ صفحے پر میرٹھہ سماج کے ایک رسالہ بنام "آریہ سماچار میرٹھہ" میں ذیل کی عبارت نقل کی ہی جس سے

* ہم جنسے اسکو دیو دھرمی کی تصنیف سمجھا تھا پیچھے معلوم ہوا کہ ایک سکھ صاحب کی تصنیف ہی - ایڈیٹر

سکھ صاحبان اُس سبھا سے بھی ناراض ہیں وہ عبارت یہہ ہے۔

نانک شاہ فقیر نے نیا چلایا پنتھ
ادھر اُودھر سے جوڑ کے لکھ مارا گرنتھ
پہلے چیلے کر لئے پیچھے بدلا جیس
سر پر صافہ باندھ کے رکھ لینے سب کیس

اس تحریر کے بعد ممبران سبھا مذکور نے راجہ صاحب فرید کوٹ کی خدمت میں ایک اینگلو سنسکرت اسکول کی امداد کیواسطے ایک عرضی بھیجی جو رسالہ مذکور کے ۴ صفحے سے ۷ تک درج ہے اور اُسکے بعد راجہ صاحب کا جواب بھی درج ہے جو اُنہوں نے سبھا کو لکھ بھیجا تھا۔ اُسکی ایک تھوڑی سی عبارت ہم یہاں نقل کرتے ہیں "سنا گیا ہے کہ بعض بعض رسالوں میں آریہ والوں نے سکھوں کی نسبت الفاظ بے جا لکھے ہیں جبتک آپ لوگوں کیطرف سے وہ تحریر درست نہ کی جاوے تبتک سکھوں کیطرف سے کسیطرح کی امداد بھیجنا نا ممکن ہے"۔ اسکے جواب میں سبھا نے بہت کچھ عذر کیا جو ۱۰ صفحہ سے ۲۰ تک درج ہے لیکن جبکہ سر بجا ایسی مخالفت سکھوں کی کر رہے ہیں تو راجہ صاحب کسطرح سے اُنکی مدد کر سکتا ہے۔ اور سچ بھی ہے کہ دیانندیوں کا اعتبار بھی اُٹھ گیا کیونکہ جب پہلے دیانند صاحب کی تحریر کے بعد آریوں نے ایسی ویسی باتیں بنا کر سکھوں کی دلداری کر لی تھی مگر چونکہ اُنہوں نے اُس سے بڑھکر کئی غیر واجب حرکتیں کیں تو اب اُنکا یا اُنکی تحریروں کا سکھوں کو کیا بھروسا ہے +

اس رسالہ کے صفحہ ۲۷ سے ۷۰ تک ایک ضمیمہ ہے جسمیں اخبارات مندرجہ حاشیہ کا انتخاب مضامین متعلقہ

کوہ نور مطبوعہ ۵ دسمبر ۱۸۸۸ء
" ۱۲ " "
دھرم جیون مطبوعہ ۹ دسمبر ۱۸۸۸ء
اخبار پنجاب مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۸۸۸ء
نانک پرکاش مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۹ء
" ۳۱ " "
سول و ملٹری گزٹ مطبوعہ ۵ دسمبر ۱۸۸۸ء

جلسہ ہاولی صاحب درج ہے۔ ان سب اخبارات میں نہ صرف جلسہ کا حال درج ہے بلکہ ہر ایک اخبار میں اسبات کی تائید ہے کہ ضرور سکھوں کے گوروں کی توہین آریہ صاحبان نے بُری طرح کی تھی لیکن سکھوں نے بڑی سنجیدگی اور متحمل مزاجی سے اور ادب کے ساتھ کارروائی کی۔ آریوں کی گالیوں کے عوض اُنکو گالیاں نہیں دیں بلکہ راستی سے آریوں کا ایک عمدہ اعمال نامہ ظاہر کیا۔ اور بخوبی دکھلا دیا کہ سکھوں کے ساتھ اُنکا کیا سلوک تھا اور اُنہوں نے کیا کیا جوہر کھلائے۔ خوف ہے کہ یہہ مضمون لمبا ہو گیا نہیں تو ارادہ تھا کہ ان اخبارات کی رائیں جو اسبارے میں دی گئی ہیں اور قابل غور ہیں۔ ہم یہاں نقل کرتے +

صفحہ ۸۰ میں سکرٹری پنجاب برہمو سماج کی چٹھی کا ترجمہ درج ہے جسمیں سکرٹری صاحب آریوں کی تحریروں کو "طفلانہ تقریریں" کہتا ہے۔ جو بالکل درست ہے اور سکھوں کے ساتھ ان باتوں میں متفق ہے +

صفحہ ۹۰ سے ۱۱۵ تک اخبارات کوہ نور اور خیر خواہ کشمیر کے دیگر مضامین درباب آریہ نقل کئے ہیں۔ کوہ نور مطبوعہ ۲۶ دسمبر ۱۸۸۹ء کے مضمون میں سے ہم کچھ تھوڑا سا اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ آریہ حق پر ہیں یا کہ سکھ صاحبان۔ "پرچہ گذشتہ کے لوکل کالموں میں سنگھ صاحبان کے ایک جلسہ کی کیفیت درج ہوئی تھی۔ اس جلسہ کے اشتہار سے بہت کچھ مختلف خیالات لوگوں کے دلوں میں گذر رہے تھے۔ لیکن ہم لاہور کے خالصہ بھائیوں کے مداح ہیں کہ اُنہوں نے اس توجہ پر نہایت حلیمی اور بردباری سے کام لیا۔ ہمیں خود سخت افسوس آتا تھا کہ آریہ سماج کے جلسہ میں گورو صاحبان اور نہ صرف گورو صاحبان بلکہ دوسرے پیشوایان مذہب کی نسبت بھی ناگوار اور سخت الفاظ کا استعمال کیا گیا۔ اور زیادہ تر افسوس اس امر کا تھا کہ ایک اعلیٰ درجے کا تعلیم یافتہ شخص ایسی حرکت کا مرتکب ہو۔ ہماری رائے میں یہہ بہت بُری اسپرٹ ہے جسکا اس موقعہ پر اسطرح اظہار کیا گیا۔ اور ہم نہایت ہی افسوس کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج کے بہت ممبروں میں یہہ اسپرٹ پھیلتی جاتی ہے۔ ہم اُنہیں اس موقعہ پر اور کچھ کہنا نہیں چاہتے ہیں لیکن اگر وہ اسبات کے دل سے خواہاں ہیں کہ اس سماج کی عزت قائم رہے اور آئندہ ترقی پذیر ہو تو اُنہیں بہت جلد اسپرٹ کو روکنا چاہئے"۔ اس تحریر کے سچ ہونے میں کسیکو شک ہوگا۔ ہم بھی سکھوں کی اسوقت کی حلیمی اور برداشت کی تعریف کرتے ہیں +

درحقیقت اس تمام رسالہ کے پڑھنے سے آریوں کی زیادتی ہر ایک امر میں پائی جاتی ہے۔ اور اگرچہ سکھوں کے ساتھ ہم متفق نہیں ہیں تاہم جو کچھ آریوں نے اُنکے برخلاف کیا ہے اُسکی بابت سچائی سے رائے دے سکتے ہیں کہ یہہ رسالہ آریوں کے بُرے اعمال بتا رہا ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ آریوں کا یہہ کام بالکل بیجا اور نامناسب تھا ہم اتنا بھی کہہ دیتے ہیں کہ سکھوں کی مخالفت بیجا کرنے سے آریوں کا بڑا نقصان ہوگا کیونکہ سبھا کا اُنکا حال اُنکے صاحب سکھوں کو از شروع تا آخر معلوم ہے اور کسی دوسرے کو شائد کم معلوم ہوگا۔ اور اسکا ایک بڑا سبب یہہ ہے کہ سکھ صاحبان میں سے اکثر آریا سبھا کے معزز عہدوں پر بھی ممتاز رہ چکے ہیں اور شائد اب بھی کوئی ہوں چنانچہ بابو جواہر سنگھ صاحب سالہا سال لاہور آریہ سبھا کے سکرٹری رہ چکے ہیں۔ اور اگر یہہ ہی چال آریوں نے رکھی تو اُمید قوی ہے کہ سکھ صاحبان اُنکی پوشیدہ باتوں کا خوب اظہار کرینگے اور جو باتیں وہ مصلحتاً چھپاتے تھے اب اُنکو علانیہ بیان کرینگے۔ اور اسطرح پر آریوں کی خفیہ اور بھید کی باتیں ظاہر ہو جاوینگی۔ جنکا اثر اچھا نہ ہوگا دیکھو سردار کرپال سنگھ سے جو گفتگو دیانند صاحب سے خفیتاً ہوئی ہوئی تھی اب ظاہر ہو رہی ہے۔ جیسا کہ بھائی بسنت سنگھ صاحب کی تحریر میں سے اس رسالہ کے ۴۶ صفحہ میں نقل کی گئی ہے۔ جو یہہ ہے کہ "تو وہ (یعنے دیانند سرسوتی) یہہ سوچکر واپس ہونے لگے تھے کہ پنجاب میں گورو نانک صاحب کے طفیل بہت کچھ سدھار ہو رہا ہے اسلئے اب ہمارے جانیکی وہاں کچھ ضرورت نہیں" مگر خیر پھر بھی آ گئے۔ اگر آریہ صاحبان کے نزدیک دیانند صاحب سچ بولتے تھے تب تو اُن کے لئے درحقیقت سکھ مذہب ہی کافی تھا۔ اور آریہ ہونیکی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ جب سدھار ہو چکا تھا تو سدھار پر سدھار کرنے کی کیا ضرورت تھی اور خیر اگر دیانند صاحب کے پیرو ہو بھی گئے تو پھر جسکی بابت دیانند صاحب کے ایسے عالی خیالات تھے اُسکی اگر بہت نہیں تو کچھ تھوڑی عزت تو کرتے +

یہہ رسالہ اعمال آریہ دراصل آریوں کی بیجا حرکتوں کا

ایک مختصر سا نقشہ ہے اگرچہ سکھوں نے اُنکی سی کارروائی نہیں کی لیکن اس تحریر سے پبلک پر اُنکی حقیقت کو خوب کھول دیا اور اگر اب بھی آریہ لوگ اُنکے بزرگوں کی توہین کرنے سے باز نہ آئے تو اس رسالہ سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سکھ پھر تو بخوبی اُنکی اور بھی قلعی کھولینگے یہہ رسالہ دفتر خالصہ اخبار لاہور سے ۲ قیمت بھیجکر دستیاب ہو سکتا ہے ✣

مولوی محمود شاہ صاحب سہارنپوری کے سوال مندرجہ نورافشاں مطبوعہ ۱۱ جون ۱۸۸۹ء کے جواب میں بہت صاحبان نے تحریر فرمایا ہے مگر فی الحال ہم صرف تین صاحبان کے جوابات صیغہ مراسلات میں درج کرتے ہیں امید کہ مولوی صاحب موصوف جوابات مذکورہ کو بغور ملاحظہ فرمائینگے ✣

مراسلات

دیسی مسیحی واعظوں کے طریقوں کا بیان

(سلسلہ کیلئے دیکھو نورافشاں نمبر ۲۷ ۱۸۸۹ء)

اگر کئی ایک واعظ اکٹھے ہوں تو اوّلاً ایک گیت گانا اور شروع کرنے سے پہلے اُس کا مطلب مختصراً (اگر کچھ سامعین موجود ہوں) بتلانا چاہئے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ سامعین کو منادی سننے کے لئے فراہم کرنے کا یہہ نہایت عمدہ طریقہ ہے۔ ہندوستان کے لوگ گانا سُننے کے بڑے شائق ہیں۔ اکثر دیکھتے ہیں کہ بازاروں میں جہاں کہیں فقیر جوگی وغیرہ کسی دوکان پر کھڑے ہو کر گانے لگتے فوراً سیکڑوں آدمی سُننے کو فراہم ہو جاتے ہیں اور اُنکی مصنوعی راجہ بھرتھری وغیرہ کی کہانیوں کو بڑا دل لگا کر سُنتے ہیں اور پیسے دیتے ہیں پس اگر مسیحی مناد بازاروں میں خوش الحانی سے مسیح کی نجات بخش اور سچی کیفیتوں اور ماجروں کو گا کر اُنہیں سُناویں تو بیشک لوگ بشوق سُنینگے اور زیادہ یاد رکھینگے۔ میں نے بارہا لڑکے گلی کوچوں میں بعض آدمیوں کو وہی گیت جو ہم لوگوں سے اکثر منادی میں سُنا گاتے ہوئے دیکھا اگر گانیکے ساتھ کسی قسم کا باجہ بھی ہو تو بہت بہتر ہے۔ میں نے بازار میں منادی کیوقت دعا مانگنے کا طریقہ بجز میتھوڈسٹ مسیحیوں کے کہیں نہیں دیکھا۔ شائد اور مشنوں کے مناد بھی کہیں ایسا کرتے ہونگے۔ گیت گانے کے بعد دو مناد جب وعظ کر چکیں تو پھر ایک گیت بیچ میں گانا مناسب ہے تاکہ اور سامعین (کچھ کم ہو گئے ہوں) از زیادہ فراہم ہو جائیں۔ واعظ کو مناسب ہے کہ وعظ کرنے سے پیشتر مجمع سامعین پر غور کرے کہ کس قسم کے لوگ بکثرت ہیں پس ایسے طور پر منادی کرے کہ اُنکی فہم کے موافق ہو ایک واعظ کو دیکھا جو محض ناخواندہ دیہاتیوں کے مجمع میں اُردوئے معلّٰی میں وعظ کر رہا تھا اور وے اُسکے منہہ کو تک رہے تھے! نتیجہ یہہ ہوا کہ تھوڑی دیر میں سب لوگ ایک ایک کر کے چلے گئے اور واعظ صاحب اکیلے کھڑے رہ گئے۔ اتنا لمبا چوڑا وعظ ہرگز نہ کرے کہ سامعین اُکتا جاویں تھوڑی بات زیادہ یاد رہ سکتی ہے۔ بعض مناد ایسے ہیں کہ جب منادی کرنیکو کھڑے ہوتے تو وقت کا لحاظ نہیں رکھتے اور اسقدر دیر تک منادی کرتے رہتے کہ دوسرے منادوں کو بہت تھوڑا یا بالکل وقت نہیں ملتا۔ منادی کو کسی انجیل کی آیت سے شروع کرنا بہتر ہے اُس آیت کو جسکی بنا پر وعظ کیا جائے مکرر سہ کرر لوگوں کے آگے بسہولیت و آہستگی پڑھنا اور پھر اسپر بیان کرنا مناسب طریقہ ہے۔ بعض مناد شروع میں اتنی طول طویل تمہید تقریر کرتے ہیں کہ لوگ اصل مطلب کی بات کے سُننے کے انتظار میں تھک کر چلے جاتے ہیں وے اکثر پہلے بہت سی اِدھر اُدھر کی باتیں بیان کرتے اور بہت دیر کے بعد مسیح کا تذکرہ کرتے ہیں مسیحی مناد کو لازم ہے کہ اُسکی منادی کا آغاز اور انجام مسیح مصلوب ہو۔ ایسی باتوں سے جو ہندو و مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث ہوں احتراز کرنا واجب ہے مثلاً ایک مناد نے ابتداے منادی ہی سے ہندوؤں کے دیوتاؤں اور مسلمانوں کے پیغمبروں کی دھجیاں اُڑانی شروع کیں اور لوگ رنجیدہ خاطر ہو کر چلے گئے جبتک کامل ضرورت نہو ہندوؤں کے دیوتاؤں یا مسلمانوں کے پیر و پیغمبروں کا نام مسیحی واعظ کو منادی کیوقت زبان پر نہ لانا چاہئے کیونکہ ہم مسیح مصلوب کے واعظ ہیں دیوتاؤں کی کتھا یا محمدی دین کے مناد نہیں اگر اُن لوگوں کے نام لینے کی اتفاقاً ضرورت ہو تو تہذیب کے خیال سے اُنکا نام بے ادبانہ نہ لیں بیشک اُنکی نسبت ایسے تعظیمی الفاظ جنکے استعمال کرنے میں ہمکو مذہبی ممانعت ہے ہم مسیحی واعظ کام میں نہیں لاسکتے لیکن محمد کو محمد صاحب یا رامچندر و کرشن کو رامچندر جی یا کرشن جی کہنے میں ہمارا کچھ حرج نہیں ہے ✣

باقی آئندہ

فقیر حقیر حسن علی سفیر
اجمیر مشن ہوس

مبشر انجیل

پیارے ایڈیٹر۔

دامن عیسیٰ ہی پکڑا و دست ایماں ہے دراز
میرے داتا نے کسیکو یاس فرمائی نہیں

خوش ہو۔ اور خوشی کرو۔ مسیحی بھائیو ہمت کرو۔ دیکھو تو بندگان مسیح کسطرح خداوند کے نام میں دریادلی فرماتے ہیں ہم نے جو رسالہ مبشر انجیل کیواسطے پی۔ ٹی۔ اور پی۔ آر۔ ٹی سوسائٹی کی خدمت میں کاغذوں کیواسطے درخواست دی تھی۔ وہ منظور ہو گئی۔ چنانچہ سوسائٹی مذکور کے سکرٹری صاحب نے مجھکو اطلاع دی ہے۔ کہ یہہ سوسائٹی خوشی سے اس رسالہ کیواسطے مفت کاغذ عطا فرمائیگی ✣

ایمان سے جو کچھ خدا سے مانگیں۔ وہ دیتا ہے۔ مانگو کہ تم پاؤگے۔ اسکا وعدہ ہے۔ اب اے دیسی بھائیو۔ آپ ہمت کریں مشن پریس نے نفع چھوڑا سوسائٹی مسطورہ نے کاغذ عطا فرمایا۔ اب صرف چھپوائی کا خرچ باقی ہے۔ سو اُسکے لئے کچھ روپیہ کا تو وعدہ دیا گیا۔ انشاء اللہ ہو جاوے۔ تو کام شروع ہوگا یہہ کچھ مشکل نہیں

پادری ٹھاکرداس صاحب نے پانچ روپیہ سالانہ دینا منظور کیا ہے۔ علاوہ اسکے اس رسالہ کا جائنٹ ایڈیٹر ہونا قبول فرمایا ہے۔ امید کہ آپکے نادر خیالات اسکی زینت کا باعث اور بیدینوں کی نجات کا موجب ہونگے۔ جزاک اللہ +

بندہ واعظ گذشتہ ہفتہ پادری نثار علی صاحب کے پاس مرالی میں گیا۔ اور بعشر انجیل کیواسطے بھیکھ مانگی۔ اور وہاں کے غریب بھائیوں کے گھر گھر جاکر آٹا دانا مانگنا بندہ واعظ کی ہر دروازہ پر یہہ صدا تھی +

بھلا کر کہ ہووے برادر بھلا

بھلا کرنیوالے کا آخر بھلا

لطیفہ۔ چنانچہ ایک مسلمان مجھے فقیر سمجھکر آدھی روٹی لے آیا۔ اور کہا کہ سائیں اسوقت یہہ حاضر ہے۔ صورت دیکھکر حیران رہگیا۔ جب بیان کیا کہ روٹی کا بھوکا نہیں۔ تمہاری نجات کا طالب ہوں۔ اور تمام حال اُسکو سُنایا۔ تو پھر اُسنے آٹھ آنہ نقد دیئے۔ میری دُعا ہے کہ خدا اُسکو حقیقی نجات سے مالامال کرے۔ غریب مسیحیوں سے جو بھیکھ ملی۔ وہ چھ روپیہ ہوئے۔ جسمیں مذکورہ آٹھ آنہ بھی شامل ہیں۔ جو لوگ مرالی کے مسیحیوں سے واقف ہیں۔ وہ ان چھ روپیوں کو بیوہ کے چھدام سے زیادہ سمجھینگے۔ تعجب ہے کہ بعض چکی آٹا دینے بھی ہاتھ کھینچتے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا مرالی کی کلیسیا کو بہت بہت برکت دے +

مسیحی بھائی مہربانی سے جلدی روپیہ منصف شیر سنگھ صاحب کے پاس بمقام بٹالہ جمع کروادیں۔ خداوند آپکا بھلا کرے +

ناروال ضلع سیالکوٹ	صلیب کا خادم
۱۰ جولائی ۱۸۸۹ء	فقیر واعظ

غذائے روح اور حضرت سفیر

نور افشاں مطبوعہ ۲۵ جولائی میں حضرت سفیر صاحب نے اپنی غزلیات کی جو غذائے روح میں مندرج ہیں تصحیح کی ہے۔ میرے خیال میں یہہ تصحیح نہیں۔ کیونکہ جنکو وہ غلطیاں کہتے ہیں غلطیاں نہیں۔ سوائے نمبر چار کے جو حرف کاتب کی غلطی ہے بجائے واو کے دال لکھی گئی۔ باقی مولوی صفدر علی صاحب مولف غذائے روح کے نادر خیالات کا نتیجہ ہے۔ خیال رہے کہ مولوی صاحب ممدوح جامع غذائے روح نہیں۔ بلکہ مولف ہیں۔ تالیف میں کمتی بڑھتی کرنی مولف کا اختیار ہے۔ جامع ہم اُنکو تب کہتے اگر اُنہوں نے خوگیر کی بھرتی کی ہوتی۔ جیسا سفیر صاحب کا خیال ہے لیکن اُنہوں نے سخت جانفشانی سے اسکو ترتیب اور تالیف کیا ہے +

تصحیح نمبر ۱ میں مطلع ہی فصیح نہیں۔ اسلئے متروک ہے نمبر ۲ مندرجہ غذائے روح بہ نسبت تصحیح کے بہتر ہے۔ نمبر ۳ بغیر اس مقطع کے غزل پوری ہے۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ میرے خیال میں اگر مولوی صاحب سب مقطع اُڑا دیتے تو بہتر تھا۔ سفیر صاحب ریویو غذائے روح مطبوعہ نور افشاں پر غور فرماویں۔ سلام +

واعظ

جواب مولوی محمود شاہ صاحب کے لئے

آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ الدلیل علی الصانع هو الصانع لانہ نصب العالم دلیلا علی نفسہ۔

مثبت اور مثبت میں ہمیشہ تعلق لازم ہے اگر تعلق نہ ہو تو اُس مثبت کے لئے یہہ مثبت نہیں ہوسکتا۔ ایک عمدہ ہیرے کی عمدیت ثابت ہے اُسی خوبی سے جو اُسی ہیرے کی ذات میں قائم ہے دیکھو یہہ کیا اتحاد مثبت اور مثبت میں ہے مسیح کی الوہیت پر دلیل خود مسیح ہے بیبل شریف اُسکا بیان کرتی ہے اور اُس بیان کے مناسب ہم اپنے آپکو اور جہان اور اُسکی معموری کو دیکھتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ مسیح یسوع بلا ریب خداوند خدا ہے فقط +

راقم عماد الدین لاہز امرتسر

بجواب مولوی محمود شاہ صاحب سہارنپوری کی عرض

یہہ تو ہم مانتے ہیں کہ الوہیت مسیح بدیہیات اجلہ سے نہیں لہذا محتاج ثبوت ہے الا اس مقدمہ میں پہلا سوال یہہ ہے کہ ظہور فرمانا خالق کا بوسیلہ مخلوق کے ممکن بھی ہے یا نہیں اگر ہے تو دعویٰ اسکا بائبل سے اور ثبوت اسکا گواہی بے لوث غرض وخیال سے انشاء اللہ ہم ثابت کردینگے ورنہ نہیں تو جب تک تنازعہ امکان وعدم امکانی کا طے نہ ہوئے آگے بڑھنا عبث ہے۔ پس جناب مولوی صاحب پہلے یہہ فرماویں کہ وہ مظہریت کے امکان کے مقر ہیں یا نہیں بعد ازاں کچھ سبیل جواب کامل جناب کے سوال طبع ۱۱ ماہ حال نور افشاں کی ہوگی +

۱۲ جولائی ۱۸۸۹ء	اے۔ احقر۔
	مقام امرتسر

بجواب

سوال مولوی محمود شاہ سہارنپوری

مندرجہ ۱۸ نور افشاں نمبر ۲۹

یہہ ہیچمیرز عرض پرداز ہے۔ کہ چونکہ مولوی صاحب الزامی جواب نہیں چاہتے۔ حقیقت کے طالب تحقیق کیا چاہتے ہیں اور دور تسلسل کے بھنور سے بھی آزادگی چاہتے ہیں۔ اور خود ہی تقدیر اول وتقدیر ثانی کے تناسخ میں غلطاں پیچاں ہیں۔ میری عرض ہے کہ محققوں کے نزدیک کسی امر کی صداقت کے ثبوت میں دو ہی دلیلیں ہوا کرتی ہیں۔ اندرونی اور بیرونی۔ اگر سالم عقل کے نزدیک ہر دو دلائل پایہ صداقت واثبات کو پہنچ جاویں۔ تو پھر کسطرح اور کیونکر دور تسلسل قائم ہوسکتا ہے۔ مثلت مثلاً اگر کسی حاکم کے سامنے کوئی مقدمہ پیش ہو۔ اور اُسپر چار معتبر شخص شہادت دیویں۔ تو انہی کی شہادت پر حاکم فیصلہ دیگا۔ لیکن اگر وہ حاکم انکی طرح کسی خیالی اور باطل منطق کے پھیر میں اگر شاہدین کی

معتبری کی شہادت طلب کرے۔ پھر گواہوں کے گواہوں کی شہادت ڈھونڈھے۔ اور یوں اپنے دور کو جاری کرے۔ تو پھر آپ ہی انصاف کریں۔ کہ یہ سلسلہ کب ختم ہو سکتا ہی۔ اور کیونکر انصاف کی اُمید کیجا سکتی ہو۔ اور کب کسی بات کا فیصلہ ہو سکتا ہو۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ بھی روز مرہ کے کاروبار میں ایسا نہیں کرتے ہونگے۔ نہ آپ کر سکتے ہیں +

سو جناب بندہ اگر آپ اپنے قول کے صادق اور صداقت سے حقیقت کے طالب ہیں۔ تو آپ کو اسی مقررہ قاعدہ پر چلنا ہوگا۔ اگر اس سے تجاوز کریں۔ تو آپ کو کچھ حاصل نہ ہوگا۔ خداوند مسیح کی الوہیت کا ثبوت اُسیوقت آپ کو دیا جائیگا۔ جب آپ ایک بات پر قائم ہو جائینگے۔ بایں صورت بندہ آپکی خدمت میں عقلی نقلی ایمانی دلائل پیش کر سکتا ہو۔ لیکن آپ مہربانی سے پہلے مستقل مزاج ہو دیں۔ اور یہہ بھی فرما دیویں۔ کہ آیا آپکے نزدیک بائبل الہامی کتاب ہو یا نہیں۔ اور کہ جس حال آپ محمدی اور پھر مولوی ہیں قرآن کے منجانب اللہ ہونیکے قائل ہیں یا نہیں؟ والسلام۔ ہادی مطلق آپکی ہدایت کرے +

نیاز مند۔ بندہ واعظ

تاری کی خبریں

قاہرہ ۱۵۔ جولائی سرحدی کوائف سے واضح ہوتا ہو کہ ابوسنبل نامی مقام کے قریب وجوار میں ہنوز درویش لوگ تھلکا مچائے ہوئے ہیں اور کل کے دن جھڑپا جھڑپی میں اُن کے نو آدمی مارے پڑے +

پندرہ سو سے زیادہ درویش سارس نامی مقام میں ظاہر ہوئے۔ جنرل گرنفل ابوسنبل کی سمت چڑھائی کر رہا ہو اور اس رنفل جمبٹ اسوال کو پہنچی اور مصری فوج کو وہاں سے کرد سکو نامی مقام کو جانیکا حکم ہوا اور نیل کے کنارے پر واقعہ میں جو مقامات کے کل باشندے مصری گورنمنٹ کے مطیع و منقاد ہیں +

قاہرہ میں گرم خبر ہو کہ موسم خزاں میں انگریزی اور مصری فوج ڈنگولہ کے سمت روانہ ہونگے +

نیو مارک ۱۵ جولائی نیو مارک ہرلڈ اخبار راوی ہو کہ مسٹر سکرٹری بلنگ علالت مزاج کے باعث اپنی خدمت سے دست بردار ہوئے +

قسطنطنیہ ۱۵۔ منہ محمد پاشا ترکی اسپیشل کمشنر جو کریٹ کو روانہ ہوئے تھے بلائے جانے کے باعث یہاں کے کل لوگ ترکیوں سے سختی سے پیش آنیکا ارادہ رکھتے ہیں +

کلکتہ ۱۵۔ منہ شنبہ کے صبح کے ۴ بجے ایک گڈس ٹرین بانین نامی مقام میں سیل ٹرین سے ٹکر کھا کر ریل سے تجاوز کر گئی اور بریک کا ڈبہ پرزے پرزے ہو گیا اور کامل ۷ بجے تک راستہ لائق آمد و رفت کے نرہا۔ گڈس ٹرین کے ڈرئیور اور فائرمین کے سخت زخم لگے خوش نصیبی سے ہلاک نہیں ہوئے +

لنڈن ۱۶ منہ ٹیمس میں لکھا ہو کہ انگریزی آسٹرین اور جرمن کے جنگی جمیعت جہاز اس صورت میں کریٹ پر گولہ اندازی کرینگے کہ جسوقت ہتیار اور مبلغ کریٹ کی تائید کے لئے گریٹ سے روانہ ہو +

لنڈن ۱۶ منہ گلیڈ اسٹون نے یہہ تجویز کی ہو کہ پرنس آف ویلز کو سالانہ چالیس ہزار پونڈ افزود دیں جس سے سالانہ اسی ہزار پونڈ ہونگے +

لنڈن ۲۰ منہ ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں سر جیمس فرگوسن نے یہہ کہا کہ فرانس و اٹلی کے جنگ کے وقت انگلشیہ گورنمنٹ الگ رہنے پر مجبور نہیں ہو +

خبریں

راولپنڈی میں دو آریہ پھر ہندو ہو گئے۔ خ۔ک

لاہور میں لالہ گوبند رام ممبر آریہ پھر ہندو ہو گیا۔ خ۔ک

لکھانہ کی آریہ سماج ٹوٹ گئی۔ **جالندھر** آریہ سماج کا جلسہ بدھ وار بند رہا لوگ نہیں آئے۔ **اودھ** روہیلکھنڈ ریلوے کے زنانہ گاڑی میں گھس کر گارڈ نے ایک عورت سے زنا بالجبر کیا۔ **حضور** ویسرا نومبر میں رونق افروز لاہور ہونگے **لارڈ** جارج ہملٹن برادر لیڈی صاحب حضور ویسرا ہندوستان کو آئے ہیں۔ **فیروزپور** میں دو بچے ۸ و ۹ سالہ بطمع زیور قتل مارے گئے۔ **لکھنؤ** میں مذہبی کمیٹیاں واسطے جھگڑا کانے آتش فساد کے قائم ہو رہی ہیں۔ **سہارنپور** تھیالجیکل اسکول سے اسلامی طلبا پاس ہوئے دھرم داس اول نمبر رہے۔ **کیدار ناتھ** طالب علم مدرسہ علم الہی سہارنپور ایام تعطیل میں اسسٹنٹ ایڈیٹری نور افشاں کا کام کرینگے۔ **علاقہ** بلقان میں روسی دستاندازی سے آسٹریا خوف زدہ ہو۔ **کھور** علاقہ سوڈان میں ۲۵ ہزار جنگجو مہدی والے دیکھے گئے۔ **افغانستان** میں انگریزی رعب کی ترقی ہو۔ **کریٹ** میں بباعث خانہ جنگی سلطانی رعایا تباہ ہو۔ **آریہ سماج** لکھانہ دو ہفتہ سے بند ہو۔ **دفتری** آریہ سماج سیالکوٹ کی بھائی کی شادی میں پوپ لیلا ہی برتی گئی۔ **کاٹھمنڈو** میں ایک برہمن نے مسیحی مذہب قبول کیا۔ **عوض علی خان** افغان ساکن فرخ آباد نے بمقام سہارنپور بپتسمہ پایا۔ **کلکتہ** میں ایک آدمی کو ایک پیسہ چرانے پر سات سال کی قید ہوئی۔ **پارسی** عورتوں کیطرف سے بمبئی میں بتہری منتر بانی ایک زنانہ اخبار جاری ہوا۔ **بنارس** کے امیروں نے پنچائت کر کے شراب نوشی کو قطعی ممنوع کر دیا۔ **مقام** گڈا انکلا ضلع رتنا گری میں چند بھیلوں نے جنگل میں سے دو بچے چیتے کے پکڑ لئے جب یہہ لوگ جنگل سے نکل آئے تو اُن بچوں کی ماں پیچھے اپنے مقام پر آئی کہتے ہیں کہ تین روز تک چیتے کی آواز آیا کی کہ وہ اپنے بچوں کی متلاشی تھی۔ **صوبہ پنجاب** میں ۱۸۸۹ء کی آخری سہ ماہی میں ۵۰۰ کتب جدید تصنیف ہوئیں۔ **روس** نے اڑھائی لاکھ نئے رنگروٹ امسال بھرتی کئے ہیں +

* کسی اگلے پرچے میں اس خبر کی نسبت اطلاع ہم بتمام لکھینگے۔ ایڈیٹر

مختلف واقعات

والئے کشمیر کی چٹھی کا جواب

حضور ویسرائے نے والئے کشمیر کی اُس چٹھی کا جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضور ویسرائے مجھکو اپنے سامنے بُلا کر گولی سے ماردیں) جواب بھیجدیا اور وہ یہہ ہی کہ صادر شدہ احکام پر نظر ثانی غیر ضروری ہی + م-ن-

چین کا قحط

کہتے ہیں چین میں اسقدر قحط ہی کہ آدمی کو آدمی کھائے جاتا ہی عورتیں اور بچے علانیہ بازار میں فروخت ہوتے ہیں بلکہ اسپر طرہ یہہ ہی کہ مردہ تک بھی مرگھٹے نہیں چھوڑتے ہاں اتنی بات ہی کہ صاحب اولاد اپنے بچے کو آپ نہیں کھاتے لیکن ترکیب یہہ کرتے ہیں کہ دوسرے کے بچوں سے بدل لیتے ہیں اور کھاجاتے ہیں + ج-ر-

بپتسمہ

الہ آباد ۷ جولائی ۱۸۹۵ء پادری ای-ایس جانسن صاحب پریسیڈنگ ایلڈر اودہ نے ۳ نابالغوں کو بپتسمہ دیا ملک سمبھل کے گرجاگھر میں ۱۴ جولائی ۱۸۹۵ء کو پادری زنڈحق صاحب نے ۴ بالغ اور ۳ نابالغوں کو بپتسمہ دیا + "

نورپور ضلع بجنور میں ۳ بالغ اور ۲ نابالغوں کو پادری دلاور سنگھ نے بپتسمہ دیا + "

پادری جے-سی منیجر صاحب نے ایک آدمی کو جسکی عمر ۲۵ برس کی ہو اور گرمکھی خوب جانتا ہی بپتسمہ دیا "

خدا کی قدرت

دہلی حبش خان کے پھاٹک میں متصل مسجد محتسب نواب وزیر کے مکان کا ایکا یک چھجو گرا جسکے نیچے ایک عورت اپنے ۳ ماہ بچے کو لئے سوتی تھی دب گئی فوراً قرب جوار کے آدمیوں نے انکو نکالا تو عورت مرگئی تھی مگر بچہ زندہ وسلامت نکلا جو اب تک زندہ ہی-نور افشاں واہ کیا خدا کی شان ہی نیچریوں کی عقل حیران ہی +

ریلوے ایکٹ

ریلوے ایکٹ میں ہی کہ اگر کوئی مسافر زیادہ آدمی بٹھلانے کے لئے اصرار کرے مستوجب جرمانہ ہو اور جو شخص عمداً بھرے ہوئے کمرہ میں داخل ہو سو روپیہ جرمانہ دے-اس بر عبر پیرونر رائے دیتا ہی کہ جو زبردستی لوگوں کو درجوں میں بھرے اُسپر افسوس کہ کوئی بھی جرمانہ نہیں + م-ن-نور افشاں ضرور ہونا چاہئے +

جاپانی مکڑی

بمبئی کی نیچرل ہسٹری سوسائٹی میں ایک بہت بڑی جاپانی مکڑی آئی جسکا طول ایک سرے سے دوسرے سرے تک ۱۱ فیٹ ۷-انچ ہی + م-ن نور افشاں خدا کی قدرت +

شراب کی بدمستی

کلکتہ میں راجہ اندرچندر دوالی یکپارہ پر جو اخبار سٹیٹسمین کے مالک بھی ہیں اس لئے ۵ جرمانہ ہوا کہ وہ قلعہ کے محاذ میں جہاں آہستہ چلنے کا حکم ہی سرپٹ گاڑی دوڑائے گئے باوجودیکہ پہرہ والے گورہ نے روکا لیکن شراب میں مست تھے کچھہ نہ سنا آخر گرفتار کئے گئے جرم قبول کیا اور جرمانہ ادا کیا-نور افشاں شرابی عبرت پکڑیں +

ایک عجیب خبر

امیر محل کے قریب ایک عورت کے تین روز میں یعنے سہ شنبہ-چہار شنبہ اور پنجشنبہ کو تین بچے پیدا ہوئے عورت نے یکشنبہ کو قضا کی اور بچے زندہ ہیں-پ-ا-نور افشاں حقیقی باپ سماج کو

کائتھوں میں پردہ کا رواج نہیں ہی

لاہور کی ایک کائتھ عورت مسماۃ سرسوتی بردیوی ایک مراسلہ میں جو خود اُسنے انگریزی زبان میں ایک لوکل ہمعصر کو لکھا ہی بیان کرتی ہی کہ بمبئی کے کائتھوں میں پردہ کا رواج نہیں ہی-عورتیں آزادانہ طور پر جلسوں میں شریک ہوسکتی ہیں-پبلک اور پرایوٹ ڈنرز میں مرد اور عورت ساتھ کھانا کھاتے ہیں وہ سب تارک حیوانات ہیں اور کائتھ ہوکر وہ کل مسکرات سے بچتے ہیں وہ اپنی عورتوں کو کامل طور پر تعلیم دیتے ہیں-انکی جماعت میں شائد ہی کوئی ایسی عورت ہو جو اچھی طرح سے لکھ پڑھ نہ سکتی ہو-سورت میں کائتھوں کی عورتیں شادی ہونیکے بعد بھی اسکولوں میں تکمیل درس کرتی ہیں + ا-ا-نور افشاں دیکھئے ہندوستان کے کائتھوں پر اس خبر کا اثر کیا ہوتا ہی +

لودیانہ

ہفتہ گذشتہ میں ایک شخص قوم جاٹ بنام الیا کو جو ڈپٹی کمشنر صاحب کا گہیارہ تھا ایک چھوٹے سے زہریلے سانپ نے جو صرف دو بالشت لمبا تھا کاٹا جسکے سبب سے وہ نوجوان راہی ملک عدم کو ہوا-افسوس کہ اسکی والدہ اُسکی شادی کا بندوبست کرنیکے لئے کل گاؤں کو گئی ہوئی تھی اور ادھر یہہ وقوعہ ہوا بہت سے وہمی لوگوں نے چاہا کہ لاش کو قبر سے نکالکر کچھ جادو وغیرہ کرائیں شائد کہ وہ شخص زندہ ہوجاوے لیکن وہ تو گذر چکا تھا-اور جب انہوں نے اسکی قبر کو کھولا تو اُس سے ایسا تعفن اُٹھا کہ ایک آدمی بیہوش ہوگیا اور بڑی مشکل سے وہ اچھا ہوا تب وے اُس خیال سے باز آئے

اس ہفتے سے کرسچن بوائز بورڈنگ اسکول میں دو ماہ کی رخصت ہوگئی ہی-افسوس کہ پادری جے-ایم مکوم صاحب ایک ماہ کے بعد اپنے ملک کو جانیوالے ہیں-انکی جدائی سے اکثروں کو رنج ہوگا-فی الحال انکے بجائے پادری جونس صاحب کام کرینگے + صحت اچھی ہی-پیدائش ۲۷-اموات ۲۵

روئداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ واقعہ ۵ مارچ ۱۸۸۹ء

وقت ۱۰ بجے صبح باجلاس شاہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ۔ مسٹر ایم وائلی صاحب و خواجہ احسن شاہ صاحب و سید غلام محمد صاحب و سید سردار علی صاحب و منشی رحیم بخش صاحب و چودھری علی بخش صاحب و لالہ منشا رام صاحب و مولوی محمد حسین صاحب و سردار لچھمی سہائے صاحب ممبران **نمبر ۱** اشتہار نمبر [illegible] مورخہ ۱۸ فروری ۱۸۸۹ء گورنمنٹ پنجاب بابت قواعد واپسی محصول چونگی معہ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۸ فروری ۱۸۸۹ء در بارہ عمل بر قواعد مذکورہ۔ **تجویز** ہوئی کہ قواعد واپسی پر عمل کیا جاوے قواعد زیر دفعہ ۲۲ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء متعلقہ واپسی مرتبہ سابق واسطے منظوری گورنمنٹ پنجاب حسب ضابطہ ارسال کئے جاویں۔ **نمبر ۲** رزولیوشن نمبر ۱۳ کمیٹی مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء در بارہ ترمیم اضافہ شرح محصول چونگی۔ **کثرت** رائے سے تجویز ہوئی کہ ترمیم اضافہ شرح محصول چونگی نامنظور کیا جاوے۔

روئداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ باجلاس شاہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ۔ سردار علی محمد خان صاحب۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ لالہ منشا رام صاحب۔ چودھری کندن سنگھ صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ چودھری علی بخش صاحب۔ مولوی محمد حسین صاحب ممبران واقعہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء **نمبر ۱** روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۸۸۹ء ہمراہ مسودہ قواعد حفاظت محصول چونگی زیر دفعہ ۱۱۹ فقرہ حرف ا ے واسطے پسند و منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے۔ **تجویز** ہوئی کہ اب حسب ضابطہ کارروائی کی جاوے۔ **نمبر ۲** کارروائی جناب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب نمبر ۲۸۵ مورخہ ۱۲ فروری ۱۸۸۹ء ہمراہ مسودہ قواعد حکیمان دیسی واسطے دینے رائے کے۔ **تجویز** ہوئی کہ کمیٹی کی رائے میں خاندانی حکیموں کے لئے ۲۰ روپیہ بہت قلیل تنخواہ ہے اتنی قلیل تنخواہ پر [illegible] حاصل ہو سکے بالخصوص ان مقامات میں جہاں پر باہر سے بلانے کی ضرورت ہو۔ اسلئے اطبا [illegible] خاندانی کے مشاہرہ میں اسقدر وسعت ہونی چاہئے کہ ہیڈ ڈاکٹر کے مشاہرہ سے کم نہ ہووے۔ **نمبر ۳** روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۹ مارچ ۱۸۸۹ء در بارہ تعلیم نسوان طب یعنے دایاں دیسی کمیٹی میں پیش ہوئی۔ **تجویز** ہوئی کہ ایک سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ تک کی بھی جاوے بابت [illegible] گورنمنٹ میں درخواست کی جاوے۔ **نمبر ۴** اشتہار نمبر [illegible] مورخہ [illegible] فروری ۱۸۸۹ء گورنمنٹ پنجاب پنجاب گورنمنٹ گزٹ ۲۱ فروری ۱۸۸۹ء حصہ اول بابت طبع انگریزی [illegible] مشتہر مرتب کرنے قواعد زیر دفعہ ۲۲ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء واسطے سماعت درخواست ہائے واپسی زر محصول بمراد ترتیب قاعدہ زیر دفعہ ۲۴ فقرہ اول حرف [illegible] میونسپل کمیٹی ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء۔ **چونکہ** سکریٹری صاحب کہتے ہیں کہ کمیٹی ہائے جالندھر وغیرہ و فیروزپور و ہوشیارپور و انبالہ سے نمونہ ہائے قواعد طلب کئے ہیں لہذا جبتک کہ جوابات آویں یہ معاملہ ملتوی رہے۔

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ باجلاس شاہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ میر مجلس سردار لچھمی سہائے صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ لالہ [illegible] صاحب۔ لالہ [illegible] صاحب۔ لالہ منشا رام صاحب۔ لالہ سالک رام صاحب ممبران واقعہ ۱۰ اپریل ۱۸۸۹ء **نمبر ۱** تخمینہ مرمت کل ناکہ داران ناکہ جات [illegible] تعداد [illegible] بہ تفصیل ذیل تخمینہ مرمت کل ناکہ جات [illegible] متصل دوکان حاجی مہتاب [illegible] تخمینہ کل ناکہ ریل [illegible] تخمینہ مرمت [illegible] بازار از مکان لالہ [illegible] تعداد [illegible] تخمینہ مرمت کل [illegible] پاخانہ جات [illegible] تعداد [illegible] تخمینہ تعمیر [illegible] گرد چاہ [illegible] تخمینہ تیاری دیوار [illegible] فرش جدید۔ **تجویز** ہوئی کہ تخمینہ جات منظور کئے جاویں اور تخمینہ [illegible] خانہ کا تعمیر [illegible]۔ **نمبر ۲** کاغذات [illegible] بسبب ملتوی ہونیکے [illegible] منظوری کمیٹی میں پیش ہوں۔ بابت [illegible] بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۸۹ء بحوالہ چٹھی صاحب کمشنر بہادر حفظان صحت نمبر ۲۵۲ مورخہ ۲۲ فروری ۱۸۸۹ء بابت چھپائی فارم [illegible]۔ حسب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۸۹ء بحوالہ چٹھی صاحب اکونٹنٹ جنرل نمبر ۴۴۳ مورخہ ۱۲ فروری ۱۸۸۹ء بابت خوراک مساۃ [illegible] بموجب روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۱ فروری ۱۸۸۹ء بابت خوراک وغیرہ [illegible] جو میونسپل کو صاحب [illegible] نے عطا فرمایا [illegible]۔ بابت کرایہ ریل [illegible] جو صاحب کمشنر بہادر حفظان صحت پنجاب نے ارسال فرمایا واسطے صرف عدالت [illegible]۔ قیمت رجسٹر [illegible] دیگر فارم [illegible] مدرسہ گورنمنٹ اسکول بموجب روبکار ہیڈ ماسٹر صاحب مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۸۹ء [illegible]۔ بموجب روبکار جناب صاحب پریزیڈنٹ بحوالہ چٹھی ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ اسکول لودیانہ معارف طلبا جو کرکٹ کے لئے لاہور گئے [illegible]۔ بابت سفر خرچ ہیڈ ماسٹر صاحب [illegible] خرچ تار جو نسبت [illegible] ہیڈ ماسٹر صاحب بخدمت جناب ڈائرکٹر بہادر دی گئی تھی۔ **تجویز** ہوئی کہ رقومات خرچ شدہ منظور کیجاویں۔ **نمبر ۳** استعفا محمد اصغر علی خان چپراسی و درخواست ملنے انعام بباعث ملازمت سات سال بحکم جناب صاحب پریزیڈنٹ [illegible] کو مستقل کیا جاوے کیونکہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اوسکی سفارش فرمائی ہے۔ **تجویز** ہوئی کہ تجویز صاحب پریزیڈنٹ منظور کیجاوے اور بابت انعام کے درخواست نامنظور کیجاوے۔ **نمبر ۴** سوال حاجی مہتاب وغیرہ محلہ داران [illegible] شہر انکے قریب پاخانہ [illegible] بسبب قریب کوٹھی صاحبان [illegible] اٹھا دیا گیا ہے بجائے اسکے کوئی دوسرا پاخانہ قائم کیا جاوے [illegible] ممبر صاحب حلقہ [illegible] متصل خانہ [illegible] جگہ [illegible] قائم کیا جاوے [illegible] سوال [illegible] ضروری [illegible]۔ **چونکہ** پاخانہ جات [illegible] کافی ہیں لہذا تجویز ہوا کہ قائم کرنے پاخانہ جات [illegible] ملتوی رہے۔ **نمبر ۵** کاغذات دائر کرنے مقدمہ نسبت [illegible] دستاویزی نسبت [illegible] پیمائش۔ **کثرت** رائے سے تجویز ہوئی کہ [illegible] کیجاوے۔ **نمبر ۶** روبکار جناب ہیڈ ماسٹر صاحب میونسپل بورڈ اسکول لودیانہ [illegible] ایک خاکروب واسطے مدرسہ کے اور ایزاد کیا جاوے اور سامان واسطے پانی [illegible] رکھے جاویں۔ **کثرت** رائے سے تجویز ہیڈ ماسٹر صاحب منظور کیجاوے۔ **نمبر ۷** رپورٹ سب کمیٹی بموجب رزولیوشن نمبر ۹ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۸۹ء نسبت گرفتاری ساہنڈان وغیرہ جانوران جو بازار میں آوارہ پھرتے ہیں **تجویز** ہوئی کہ سب کمیٹی حسب ذیل [illegible] لالہ گوپی مل صاحب لالہ سالک رام صاحب چودھری علی بخش صاحب سید سردار علی صاحب مقرر ہو کر رپورٹ کریں۔ **نمبر ۸** درخواست [illegible] شہر [illegible] عام کو کوئی تکلیف نہیں حکم [illegible] کی جاوے۔ **کثرت** رائے سے تجویز ہوئی کہ درخواست سائل نامنظور کیجاوے۔ **نمبر ۹** رپورٹ سب کمیٹی [illegible] درختی و گلاب وغیرہ بمقابلہ مبلغ [illegible] **تجویز** ہوئی کہ [illegible] نیلام میوہ [illegible] سالانہ بابت سال حال منظور کیا جاوے۔ **نمبر ۱۰** کاغذات دائر کرنے مقدمات نسبت [illegible] ذیل حسب دفعہ [illegible] ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء

[illegible] متصل [illegible] اسکول	دفعہ ۱۳۹ و ۱۴۱		
[illegible] گوالہ	,,	,,	
مساۃ [illegible] گوالن	,,	,,	
[illegible]	,,	,,	

تجویز ہوئی کہ مقدمات نسبت [illegible] دائر کئے جاویں۔ **نمبر ۱۱** کاغذات منظوری تقرر سقہ ہائے و خاکروباں حسب رپورٹ داروغہ صفائی قطب سقہ بجائے احمد علی سقہ۔ [illegible] خاکروب بجائے کالو خاکروب۔ [illegible] بجائے [illegible]۔ [illegible] بجائے [illegible] خاکروب۔ [illegible] خاکروب بجائے گودو۔ [illegible] بجائے [illegible] خاکروب۔ [illegible] بجائے [illegible] خاکروب۔ [illegible] خاکروب بجائے [illegible]۔ [illegible] خاکروب بجائے [illegible]۔ **تجویز** ہوئی کہ تقررات حسب رپورٹ داروغہ صفائی منظور کئے جاویں۔ **نمبر ۱۲** رپورٹ داروغہ صفائی نسبت انتظام [illegible] بتاریخ [illegible] مارچ ۱۸۸۹ء **تجویز** ہوئی کہ [illegible] کوئی کس [illegible] سرکاری دیجاوے اور [illegible] کو ایک یوم کی تنخواہ عطا کی جاوے۔ **نمبر ۱۳** رپورٹ سب کمیٹی تعلیم [illegible] واسطے مدرسہ [illegible] کے درکار ہیں واسطے منظوری کے پیش کی جاوے۔ **تجویز** ہوئی کہ جلسہ آئندہ تک ملتوی رہے۔ **نمبر ۱۴** درخواست مسٹر روجر صاحب ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ اسکول واسطے ترقی الونس۔ **تجویز** ہوئی کہ آئندہ جلسہ تک ملتوی رہے۔ **نمبر ۱۵** روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ [illegible] مارچ ۱۸۸۹ء ارسال کرنے سرکلر نمبر ۲۰ مورخہ [illegible] فروری ۱۸۸۹ء بابت تیاری فہرست ہائے شرح

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا